Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	بجم ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ - ۱۶ ہجرت ۱۳۵۱ ہش، ۱۶ مئی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۰۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر نیکی اور بدی کی دو صلاحیتیں مخفی رکھی ہیں

نیکی کے محرک کو ہم فرشتہ اور بدی کے محرک کو شیطان کہتے ہیں

ایک صاحب نے سوال کیا کہ فرشتہ اور شیطان کا عقلی ثبوت کیا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا:-

"انسان کے اندر دو ملکے خدا تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ ایک فرشتہ اور ایک شیطان۔ انسان کے قویٰ ہیں کبھی نیکی کی طرف اور کبھی بدکاری کی طرف تحریک ہوتی ہے۔ کبھی بھوکے انسان کو دیکھ کر رحم بھی آجاتا ہے اور رحم کی تحریک ہوتی ہے۔ جب تحریک ہوتی ہے تو محرک کوئی اندر ہے جو تحریک کرتا ہے کیونکہ تحریک کے لئے محرک کا ہونا ضروری ہے اور انسان خود اس کا محرک نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ حالتِ مفعول میں ہے تو پھر فاعل کیسے ہوگا (کیونکہ تحریک کا عمل اس پر ہوتا ہے۔ اسلئے انسان مفعول ہے) تو اس نیکی کے محرک کو ہم فرشتہ اور بدی کے محرک کو شیطان کہتے ہیں۔ شریعت کا علم بہرحال ہم سے بڑھ کر ہے۔ جن امور کے ہم زیر اثر ہیں شریعت نے ان کی تفصیل کر دی ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم نہ مانیں۔ یہ سب کچھ انسان کو محسوس ہوتا ہے۔ اسی طرح مرنے کے بعد ایک شیئے رہتی ہے، اُس کا نام رُوح ہے۔ اسے علم بھی ہوتا ہے۔ انسان کتاب یاد کرتا ہے۔ اگر اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے تو اس کے علم میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اس سے ثابت ہے کہ علم رُوح کی صفت ہے نہ کہ جسم کی۔ ورنہ ضرور تھا کہ ہاتھ کاٹنے سے اس کے علم میں فرق آجاتا۔ اب ایک دہریہ جو کہ رُوح کا قائل نہیں ہے۔ اس کے نزدیک تو پھر جسم کا حصہ کاٹنے سے علم کا کچھ حصہ ضرور جاتا رہتا۔ اگر کہو کہ مجنون بھول جاتا ہے تو یہ بات غلط ہے۔ مجنون ہرگز بھولتا نہیں ہے بلکہ ہر ایک شیئے کا علم اس کے اندر مخفی ہوتا ہے۔ جب اس کے جنون کی اصلاح ہو تو فوراً وہ علم آجاتا ہے ... تو مخفی ہونا اور شیئے ہے اور محو اور نابود ہونا اور شیئے ہے۔ آجکل کے فلسفی لوگ ان باتوں میں سے بعض کو تو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے (تو اب جیسی غیر مرئی شیئے خدا اور رُوح ہے ویسے فرشتے ہیں، مگر فرشتوں کو نہیں مانتے تو یہ اُن کی حماقت ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۷ تا ۳۲۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام اور توجہ کے ساتھ دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اور حضور کے اہل بیت کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہمیں حضور کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔

ربوہ - ۱۵ ہجرت۔ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

کل سے شدید سردرد کی شکایت ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۵ ہجرت۔ کل بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں مجلس انصار اللہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت مکرم نسیم سیفی صاحب زعیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔

مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور نے تلاوت قرآن کریم کی جس کے بعد مکرم عبدالسلام صاحب اختر نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نے احادیث نبویہ کا درس دیا۔ اور پھر مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر نے اصلاح و ارشاد کے متعلق ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

بعد ازاں ربوہ کے زعیم اعلیٰ مکرم ابو المنیر مولوی نورالحق صاحب نے اور پھر صاحب صدر نے تقاریر فرمائیں اور انصار کو ان کی مختلف اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں سالانہ تربیتی کلاس

۲۶ ہجرت تا ۹ احسان ۱۳۵۱ ہش

(۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء) خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۱۹ ویں تربیتی کلاس ایوانِ محمود میں منعقد ہو رہی ہے۔ میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونیوالے طلبہ خصوصاً اور دیگر خدام عموماً اس زرّیں موقع سے پورا پورا فائدہ اُٹھائیں۔

(صدر تربیتی کلاس)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۶ ہجرت ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی نشانوں کے ظہور پر مُنافقین کا ردِّ عمل

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کے حق میں جب تائیدی نشانات ظاہر ہوتے ہیں یا مومنوں کے روبرو ان نشانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو اُن پر اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ وہ بہروں اور اندھوں کی طرح نہیں ہوتے کہ ان نشانات کا ان پر اثر ہی نہ ہو۔ وہ اِن تائیدی نشانوں کی شکل میں ظاہر ہونے والے خدائی فضل و احسان کو دیکھ کر حمد کے جذبات سے بھر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کی لامحدود قدرتوں اور اُس کے وعدوں پر اُن کا ایمان اَور بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے۔ وہ اَور زیادہ خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے اور اَور زیادہ تعہد کے ساتھ اس کی عبادت بجالاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اَور زیادہ قربانیاں کرنے کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تائیدی نشانوں کے ظہور پر وہ جس قدر زیادہ شکر کے جذبات سے معمور ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت بجالائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جانی و مالی قربانی پیش کریں گے اللہ تعالیٰ اپنے وعدے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کے تحت اور زیادہ تائیدی نشانات ظاہر کر کے اَور زیادہ ہمیں اپنے فضلوں اور احسانوں سے نوازتا چلا جائیگا۔

اپنے تائیدی نشانوں کے ظہور پر حقیقی مومنوں کے اِس ردِّ عمل کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے چنانچہ گزشتہ شمارہ میں ہم قرآنِ مجید کی متعدد آیات کی رُو سے مومنوں کے اِس ردِّ عمل پر روشنی ڈال چکے ہیں۔ اِسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ظاہری دعویٰ کرنے والے ایک مختصر سے گروہ کے ردِّ عمل کا بھی ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان قلیل التعداد لوگوں کا ردِّ عمل مومنوں کے ردِّ عمل سے بالکل متضاد ہوتا ہے۔

اِس وقت قرآن مجید کی رُو سے ان قلیل التعداد نام نہاد مومنوں کے ردِّ عمل پر روشنی ڈالنا ہمارے مدِّ نظر ہے۔ قبل اِس کے کہ ہم اِس مختصر گروہ یا قلیل التعداد نام نہاد مومنوں کے ردِّ عمل پر روشنی ڈالیں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ یہ وہی لوگ ہوتے ہیں جنہیں قرآنی اصطلاح کی رو سے اللہ تعالیٰ نے منافق قرار دیا ہے اور ان کے انتہائی قابلِ اعتراض اور قابلِ نفرین طرزِ عمل کا قرآنِ مجید میں متعدد جگہ ذکر فرمایا ہے۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تائید و نصرت کے نشانوں کے ظہور یا تحدیثِ نعمت کے رنگ میں ان کے تذکرے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ جہاں حقیقی مومن ان نشانوں کے ظہور پر اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتے ہیں اور زیادہ تعہد کے ساتھ اُس کی عبادت بجالا کر اُس کی راہ میں اَور زیادہ قربانیاں پیش کرنا شروع کر دیتے ہیں وہاں منافقین کا وطیرہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی مجلسوں میں اللہ تعالیٰ کے نشانوں کا مذاق اُڑانے اور ان کے متعلق استہزاء سے کام لیتے ہیں۔ ظاہر وہ یہی کرتے ہیں کہ آیاتِ الٰہی کے ظہور پر وہ خوش ہیں لیکن فی الاصل اُنہیں اِس پر کوئی خوشی نہیں ہوتی بلکہ در پردہ وہ منکروں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہوتے ہیں۔ اِسی لئے آیاتِ الٰہی کے ظہور پر نہ وہ شکر بجالانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور نہ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ان کے دلوں میں کوئی جوش پیدا ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خدائی نشانوں کے ظہور اور اُن کے ذکر پر منافقوں کی اِس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ (التوبہ آیات ۶۴ تا ۶۸)

یعنی منافق دکھاوے کے طور پر ڈر کا اظہار کرتے ہیں کہ اُنکے خلاف کوئی سورۃ نازل نہ ہو جائے جو انہیں (مسلمانوں کو) ان باتوں سے خبردار کر دے جو اِن (منافقوں) کے دِلوں میں ہیں۔ تو کہہ دے ہنسی کرتے جاؤ اللہ اِس بات کو ظاہر کر دے گا جس (کے ظاہر کرنے) سے تم ڈرتے ہو۔ اور اگر تو اُن سے پُوچھے (کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو) تو وہ ضرور یہی جواب دیں گے کہ ہم تو صرف مذاق اور ہنسی کرتے تھے۔ تو اُن کو جواب دے کہ کیا تم اللہ اور اُس کے رسُول اور اُس کے ظاہر کردہ نشانوں سے مذاق اور ہنسی کرتے تھے۔ اب کوئی عُذر نہ کرو۔ تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا (پس اس کی سزا پاؤ) اگر ہم تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر دیں اور ایک دوسرے گروہ کو عذاب دیں اسلئے کہ وہ مجرم تھے (تو یہ ہمارا کام ہے) منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں، وہ بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں کے خلاف تعلیم دیتے ہیں اور اپنے ہاتھوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو ترک کر دیا پس اللہ نے بھی انہیں ترک کر دیا۔ منافق یقیناً اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔ اللہ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کفار سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے۔ وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے، وہی ان کی پوری توجہ کھینچنے کیلئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکو اپنی درگاہ سے دھتکار دیا ہے اور اُن کے لئے ایک قائم رہنے والا عذاب مقدر ہے۔

قرآنِ مجید کی اِن آیات سے صاف عیاں ہے کہ منافق مرد اور منافق عورتیں ایمان کے ظاہری دعوے کے باوجود خدائی نشانوں سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ نہ وہ حقیقی مومنوں کی طرح خدائی نشانوں کے ظہور پر ایمان میں کوئی ترقی کرتے ہیں۔ نہ وہ جذباتِ تشکر سے لبریز ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور نہ دین کی راہ میں زیادہ مستعدی کے ساتھ جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے پر آمادہ ہوتے ہیں بلکہ اُلٹا خدائی نشانوں کا مذاق اُڑا کر لوگوں کو ورغلانے سے باز نہیں آتے وہ لوگوں کو بُری باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتیں کرنے سے منع کرتے ہیں۔ وہ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے میں اور زیادہ بخل سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان کا ٹھکانہ جہنم کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اس میں رہتے چلے جائیں گے کیونکہ اُن کے واسطے ایک قائم رہنے والا عذاب مقدر کر دیا گیا ہے۔

خدائی نشانوں کے ظہور یا تحدیثِ نعمت کے رنگ میں ان کے تذکرہ پر منافقین کے اِس متضاد طرزِ عمل پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُن کے ساتھ ایک خاص قسم کا رویہ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اِس پر ہم آئندہ اشاعت میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔

زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لے کر آگے آئے اور کہے کہ یہ خدا اور اسکے رسول اور اسکے دین اور اسکے اسلام کیلئے حاضر ہے ... جس دن تم سمجھ لوگے کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کیلئے ہیں، جس دن تم نے دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا بلکہ عملاً اسکے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے کہ تم زندہ جماعت ہو۔" (الفضل ۱۷ر جنوری ۱۹۳۵ء) (وکیل الدیوان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی آخری سورۃ والناس کی پُرمعارف تفسیر

انسان کو ہر دکھ کے وقت خدا تعالیٰ کی طرف ہی رجوع کرنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے

تکلیف اور دکھ کی حالت کو دور کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

مورخہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۹۱ ہجری بمطابق ۱۹ نبوت ۱۳۵۰ ہش (۱۹ نومبر ۱۹۷۱ء) مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الناس کے ایک حصے کی جو تفسیر بیان فرمائی تھی اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

(یوسف سلیم شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی)

تعوذ و تسمیہ کے بعد حضور نے سورۃ الناس کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

(میں) اللہ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (اس سورۃ کو اور قرآن عظیم کو پڑھتا ہوں) ہم کہتے ہیں کہ تم کہتے چلے جاؤ کہ تم تمام انسانوں کے رب سے اس کی پناہ طلب کرتے ہو۔ (وہ رب) جو تمام انسانوں کا بادشاہ بھی ہے اور تمام انسانوں کا معبود بھی ہے (پناہ طلب کرو) ہر وسوسہ ڈالنے والے کی شرارت سے جو یا جن میں سے کچھ وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جو انسانوں کے دلوں میں شبہات پیدا کر دیتے ہیں۔ خواہ وہ (وسوسہ پرداز) مخفی رہنے والی ہستیوں میں سے ہوں خواہ عام انسانوں میں سے۔

اس کے بعد فرمایا:۔

"اگر ہم انسان کے حالات پر غور کریں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو دکھ دینے والے اصولاً اور بنیادی طور پر

تین قسم کے لوگ

ہوتے ہیں۔

ایک وہ لوگ جو اپنی ذاتی (انفرادی یا اجتماعی) اغراض کے لئے دوسرے انسانوں کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ جو اپنی حکومت کا رعب یا اپنے اقتدار کو وسیع کرنے کے لئے دوسرے انسانوں کو اس ملک کے رہنے والے ہوں یا دوسرے ممالک کے رہنے والے ہوں۔ وہ ان کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

تیسرے وہ لوگ ہیں جو مذہب کے نام پر دوسرے لوگوں کو دکھ پہنچاتے ہیں۔ وہ خدائے واحد و یگانہ کو چھوڑنے والے ہیں اور خدائے واحد و یگانہ اور قادر مطلق کی قدرتوں کو نظر انداز کر کے معبودان باطلہ کا نام لیتے ہیں اور الٰہ یعنی معبود باطل کے نام پر دوسروں کو دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

انسان اپنی

دنیوی اغراض

کے لئے جب دوسروں کو دکھ دیتا ہے تو اس کی بے شمار شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں کوئی دکھ دیتا ہے دوسرے کو دوسرے کے خلاف تعصب کی وجہ سے اور کوئی دکھ دیتا ہے۔ دوسرے کو اپنوں کے حق میں تعصب کی وجہ سے یعنی اپنوں کے جو حقوق نہیں ہوتے تعصب کی وجہ سے (جو ان کے حق میں ہوتا ہے) وہ ان کو ناجائز فوائد پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ دکھ دیتے ہیں لوگوں کو زمینوں کے جھگڑے ہیں یہاں تک کہ ایک گز زمین کی خاطر دوسرے کو دکھ دینے لگ جاتے ہیں۔ کوئی دکھ دیتے ہیں دوسروں کو پانی کے بٹوارے پر کوئی دکھ دیتے ہیں دوسروں کو دوسروں کا پانی کاٹ کر، کوئی دکھ دیتے ہیں دوسروں کو دوسروں کی فصلیں اجاڑ کے کوئی دکھ دیتے ہیں دوسروں کو ان کے جانور چوری کر کے۔ کوئی دکھ دیتے ہیں دوسروں کو تجارت میں شریک ہو کر بد نیتی سے مال لوٹ کر۔

غرض بے شمار شکلوں میں یہ چیز ہمارے سامنے آتی ہے کہ ایک انسان دنیوی فوائد و اغراض کی خاطر اپنے بھائی کو دکھ دیتا اور اس کا جو

حقیقی رب ہے

اُسے وہ بھول جاتا ہے۔ یہ اسے یاد نہیں رہتا کہ جو کچھ اسے ملا یا جو کچھ اس کے پاس ہے وہ اس کا نہیں نہ اس کی کوشش سے اُسے ملا بلکہ ایک قادر و توانا بالا ہستی ہے جو ہر ایک انسان کی ربوبیت کر رہی ہے۔ بجائے اس کے کہ ایسے لوگ اپنے اوپر ربوبیت کا رنگ چڑھائیں (ربوبیت رب العالمین کے مقابلے پر وہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کی بجائے خدا تعالیٰ کی مخلوق کو اسی کی عطا کے غلط استعمال کے نتیجہ میں دکھ پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا ردّ عمل تمہارے دماغوں میں دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ (یا یہ کہ جس طرح ناجائز ذرائع سے تمہیں دکھ اور تکلیف پہنچائی گئی اور تمہارے حقوق غصب کئے گئے، تم بھی ناجائز ذرائع سے ایسا کرنے والوں کے حقوق غصب کرو اور انہیں تکالیف پہنچاؤ۔ پھر تو جس طرح وہ ظالم تم بھی ظالم اور جس طرح وہ لٹیرے تم بھی لٹیرے۔ جس طرح وہ چور تم بھی چور جس طرح وہ قاتل تم بھی قاتل، اور جس طرح وہ اپنے رب کو بھولنے والے تم بھی اپنے رب کو بھولنے والے۔ تم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اس لئے اے مسلمان! جب اس جہت سے تم پر ظلم کیا جائے تو

ہماری ہدایت

یہ ہے کہ تو انسان کے دکھ کے نتیجہ میں سب کچھ بھول جا اور اپنے رب کی طرف واپس آ اور اپنے رب کی پناہ لے لے۔ پھر یا اس آدمی کو ہدایت دے کر یا اس آدمی سے جائز طریق پر بدلہ لے کر یا تجھے یہ کہہ کر کہ اگر تیرا ہزار کا نقصان ہوا ہے تو بھی تو اسے چھوڑ میں مالک ہوں۔ دنیا کی ساری دولتوں اور خزانوں کا میں تجھے کئی ہزار دوں گا۔ اس طرح وہ اس کا بدلہ دے دیتا ہے تو ظاہری آنکھ جو دیکھتی ہے وہ میں نے بیان کیا ہے۔ لیکن جو باطنی اور روحانی آنکھ دیکھتی ہے۔ وہ تو یہ ہے کہ میرے بھائی نے اپنے اور میرے رب کو بھول کر مجھے دکھ پہنچایا اور میرے رب نے میرے جیسے ناچیز انسان کو تکلیف میں پایا اور اسے پیار کیا۔ پس قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی رو سے اگر انسان انسان کو دنیوی اغراض کے لئے دکھ دے رہا ہو تو ایک

مومن کا فرض

یہ ہے کہ انسانوں کی طرف پیٹھ پھیر لے اور اپنے رب کی طرف منہ کرے اور اس کی پناہ میں آ جائے اور اس سے دعا کرے کہ وہ اس قسم کے شر اور فساد اور فتنہ سے اسے محفوظ رکھے۔

بعض دکھ انسانوں کو پہنچتے ہیں۔ بادشاہ وقت یا حکومت وقت کی طرف سے حکومت وقت اپنے ملک کی ہو یا حکومت وقت غیر ملک کی ہو۔ یہ دکھ پہنچتے ہیں بعض دفعہ جہالت کے نتیجہ میں یا لا علمی کے نتیجہ میں اور بعض دفعہ یہ دکھ پہنچائے جاتے ہیں۔ جان بوجھ کر اور بعض دفعہ دکھ پہنچائے جاتے ہیں۔ بادشاہت کی طرف سے بحیثیت مجموعی اور بعض دفعہ دکھ پہنچایا جاتا ہے بادشاہت کے ایک حصے کی طرف سے یعنی قانون تو دکھ پہنچانے کی اجازت نہیں دیتا مگر کوئی بڑا افسر اپنی افسری کے رعب میں دکھ پہنچا دیتا ہے۔ اس صورت میں وہ افسر زیر الزام آتا ہے، حکومت زیر الزام نہیں آتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض دُکھ پہنچائے جاتے ہیں سی آئی اے کی حرکتوں کے نتیجہ میں جو امریکہ نے اس وقت ساری دنیا میں پھیلا رکھی ہے جہاں اُن کے اچھے کام ہیں ہم ان کی قدر بھی کرتے ہیں لیکن جو انسانیت کو دُکھ پہنچانے والے کام ہیں ان کو condemn کرنے اور اُن کو بُرا سمجھنے اور بُرا کہنے میں کوئی حجاب محسوس نہیں کرتے۔ ہم اُن کے بڑے کام کو بُرا کہیں گے کیونکہ وہ فتنہ و فساد کے کام کرتے ہیں جس میں جھوٹ بھی بولا جاتا ہے۔ جس میں حکومتوں کے تختے اُلٹنے کی کوشش بھی کی جاتی ہے ان کو زید یا بکر یا الجبس۔ دالی۔ زید یا مثلاً اے بی سی ملکوں کی جو حکومتیں ہیں اُن سے کیا تعلق تم اپنے گھر کے دُکھوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو دنیا میں دُکھ کو زیادہ کرنے اور پھیلانے کی کوشش مت کرو۔

بہرحال قرآن کریم نے یہ فرمایا ہے کہ اس قسم کی حکومتیں بھی ہوں گی جہاں بادشاہت ہوگی لیکن بادشاہت اور اقتدار کے نتیجہ میں دنیا کی

بھلائی کے منصوبے

بنانے کی بجائے وہ دنیا کی تباہی اور دنیا میں انتشار پیدا کرنے اور دنیا کو آپس میں لڑانے اور دنیا کو مشکلات میں مبتلا کرنے اور دنیا کی اقتصادیات کو تباہ کرنے اور دنیا کی قوموں کو کمزور کرنے کے منصوبے باندھیں گے بڑی بادشاہت ہوگی مگر وہ دنیوی ہوگی بڑی دنیا کی نگاہ میں ہوگی خدا کے مقابلے میں تو کوئی بادشاہت ہی نہیں اس واسطے جب بادشاہ یا حکومت یا حکومت کا قانون (یہ ساری چیزیں بادشاہت کے اندر آجاتی ہیں) کسی فرد یا کسی گروہ یا کسی جماعت کو کسی رنگ میں دُکھ دینے کی کوشش کرے تو اس فرد یا اس گروہ یا اس جماعت کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ بغاوت کا جھنڈا بلند کرے بلکہ اس کا یہ کام ہے کہ وہ امن کی جگہ کو تلاش کرے اور پناہ کے مقام کو ڈھونڈے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سایہ کو تلاش کرے اور اس میں اگر پناہ ملے۔ پھر خدا کے مقابلے میں کوئی مخلوق تو کیا چیز ذرہ کی بھی حقیقت نہیں رکھتی خدا ان کو پناہ بھی دے گا اگر دنیاداری نہیں کرکے خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرے گی تو خدا تعالیٰ دُنیا کو بھی اپنی رحمت پہنچانے کے سامان پیدا کر دے گا۔

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ) مَلِكِ النَّاسِ۔ جو حقیقی بادشاہ ہے جس کے متعلق قرآن کہتا ہے کہ

"تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ"

(الملک: ۲)

جس کی بادشاہت برکت کا موجب ہے جس کی بادشاہت اس کی رزاقی کا موجب ہے جس کی بادشاہت دنیا کی امانت کا موجب ہے جس کی بادشاہت دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب ہے اور جس کی بادشاہت دنیا میں سکون اور اطمینان اور بشاشت پیدا کرنے کا موجب ہے۔ تم اس بادشاہت کی طرف لوٹو اور اس کی پناہ لے لو اور دنیوی بادشاہوں خواہ وہ کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں ان کی کوئی پرواہ نہ کرو۔ جو اُن کے حقوق ہیں وہ تم ادا کرو لیکن جو تمہارے حقوق غصب ہوتے ہیں اُن کو لینے کے لئے تم

حقیقی بادشاہ

کی طرف رجوع کرو پھر وہ اس مادی دنیا میں بھی ایسی تبدیلیاں پیدا کرے گا کہ ہر حقدار کو اس کا حق مل جائے گا۔

دنیا میں ہمیں جو بڑی خرابی نظر آتی ہے اور جہاں تک انسان کو انسان کی طرف سے دکھ پہنچنے کا سوال ہے وہ معبود کے نام پر دکھ پہنچانا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تمہارا حقیقی رب ہے جس نے ہر ایک کو پیدا کرکے اپنے ذمہ لیا ہے کہ وہ درجہ بدرجہ ترقی کرے اور سہولت کے اور آسانی کے اور بشاشت کے اور رحمتوں کی زیادتی کے سامان پیدا کرے گا اس کے نام پر تو دکھ نہیں پہنچایا جاسکتا لیکن پھر بھی معبود کے نام پر دکھ پہنچایا جاتا ہے اس واسطے یہ ایک موٹی بات ہے ہمیں اسی کو سمجھنا چاہیئے کہ یہ معبود جس کا نام لے کر دکھ پہنچایا جاتا ہے وہ حقیقی معبود نہیں ہوسکتا۔ یا معبود کا تصور حقیقی نہیں دونوں طرح سے ہوسکتا ہے۔ یعنی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر دکھ پہنچاتا ہوں۔ پس جو ایسا شخص ہے اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا یہ تصور غلط ہے۔

قرآن کریم نے ہمارے سامنے جس اللہ جل شانہ کو پیش کیا ہے اُس اللہ عزّ اسمہٗ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ تم نے مرغی کی جان بھی میری اجازت کے بغیر نہیں لینی۔ تبھی تو آپ مرغی ذبح کرتے وقت

"بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ"

کہتے ہیں اور اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کی اجازت نہ ہو ہم مرغی یا بکرے کی جان نہیں لے سکتے یہاں تک کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص شکار کے وقت جانور کی صرف جان لینے کی طرف توجہ کرتا ہے اور وہ ضرورت کا خیال نہیں رکھتا وہ بھی گناہگار ہے۔ فرمایا نہیں جتنا چاہیئے اُتنا شکار کرو۔ جس چیز کی تمہیں ضرورت نہیں اس کا تم شکار کیوں کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ نے اس کی اجازت تمہیں نہیں دی۔

پس جو حقیقی رب اور بادشاہ اور معبود ہے وہ تو ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ وہ تو یہ کہتا ہے کہ جو تم سے برائی کرتا ہے تم اس سے حسن سلوک کرو تاکہ تم ذریعہ بن جاؤ اللہ تعالیٰ کی اس تقدیر کے نافذ ہونے کا کہ اس کا دل بدل جائے اور برائی کے جذبات مٹ جائیں اور نیکی کے جذبات پیدا ہو جائیں۔ اسلئے جو حقیقی معبود ہے اس کے نام سے فتنہ نہیں پیدا کیا جاسکتا۔ وہ تو فرماتا ہے:

"اَلْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ"

(البقرہ:)

"اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ"

(القصص: ۷۸)

پس معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ اور بار بار یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالیٰ مفسدوں سے پیار نہیں کر سکتا تو پھر اس کے نام پر کسی کو دکھ کس طرح پہنچایا جاسکتا ہے۔ اس طرح تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ یا تو اس کا معبود ہی باطل ہے یا معبود کا تصور باطل ہے۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس وقت

معبودانِ باطلہ

کے نام پر تمہیں دکھ پہنچایا جائے گا تو اُن کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی اور بُت نہ گھڑ لینا۔ تمہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ تمہیں عقل زیادہ ہے۔ انسان بعض دفعہ اپنی عقل کو ہی بُت بنا لیتا ہے یا اپنے جتھے کو یا اپنے اثر و رسوخ کو بُت بنا لیتا ہے خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اور کہتا ہے کہ اگر تم لڑو گے تو ہم بھی لڑیں گے۔ خدا تعالیٰ (اپنے بندوں کی) زبان سے کہتا ہے تم لڑو گے تو ہماری طرف سے ہمارا رب لڑے گا۔ یہ فقرہ تمہارے لئے زیادہ اچھا ہے اور زیادہ اچھے نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بجائے اس کے کہ تم یہ کہو کہ اگر تم لڑو گے تو ہم بھی لڑیں گے ... ... تم یہ کہو کہ تم لڑو گے ہم نہیں لڑیں گے لیکن ہم اس کو پکاریں گے اور اس سے عاجزی کریں گے۔ جو قادر مطلق اور تمام قدرتوں کا مالک اور بادشاہ اور حقیقی معبود ہے اور ہمارا رب ہے اس سے دعا کریں گے کہ وہ اس فتنے کو دُور کرے۔ ہم یہ دعا نہیں کریں گے کہ وہ تمہیں ہلاک کرکے اس فتنے کو دُور کرے ہم یہ دعا کریں گے کہ وہ تمہیں ہدایت دے کر فتنے کو دُور کرے۔ تم اس فتنے کی وجہ سے ہمارے لئے جس خرابی اور تکلیف کی وجہ بن رہے ہو خدا تعالیٰ تمہارے دلوں میں تبدیلی پیدا کرکے اس فتنے سے نجات دلائے۔

پس یہ پیارا مذہب ہے

مذہب اسلام

اور بڑا پیار کرنے والا ہے وہ رب وہ اللہ اور وہ مالک جسے قرآن کریم اور اسلام نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے اور خود اپنے زور سے کچھ بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ جب بھی تکلیف ہو کسی رنگ کی ہو۔ اس وقت ہمیں اپنے رب کی طرف رجوع کرنا چاہیئے اور اس سے مدد مانگنی چاہیئے

اور اسی سے دل کا سکون حاصل کرنا چاہیئے اسی سے چین اور سکھ پانے کے لئے التجا کرنی چاہیئے۔ اسی سے دنیا کی ہدایت کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں کیونکہ اگر وہ دنیا میں تبدیلی پیدا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے سامنے تو کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔

پس وہ جو خدا سے تعلق ہے وہ جس کے ہاتھ میں ساری قدرتیں ہیں اور جو اپنے ازل سے سلطان ہوکر جاتا ہے اور بغیر وقت کے اور بغیر مادی سامان کے کرتا ہے اسکو چھوڑ کر کسی غیر کو بُت بنا لینا یا کسی اور کو حقیقی بادشاہ سمجھ لینا یا کسی کو حقیقی طور پر ربوبیت کے سامان پیدا کرنے والا سمجھنا یہ غلط ہے۔ جب انسان تکلیف میں ہو اس تکلیف کو دور کرنے کا ہر حالت میں ایک ہی ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ کی ذات

ہے۔ جس وقت وہ اپنے پیار کے جلوے کسی قدرت کے ماتحت ظاہر کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ساری تکلیفیں دُور ہو جاتی ہیں۔ اس وقت سارے دُکھ جاتے رہتے ہیں۔ دل بھی لذت اور سرور حاصل کر رہا ہوتا ہے اور چہرے پر بھی مسکراہٹ اور بشاشت آجاتی ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب کے چہروں پر ہمیشہ ہی خدا تعالےٰ کی دی ہوئی مسکراہٹیں کھیلتی رہیں۔

اب ہم دعا کریں گے نوسو پندرہ

مخلصین تحریک جدید

نے اپنے پورے وعدے ادا کر دیئے ہیں ان کی اطلاع آج مجھے جمعہ سے پہلے ملی تھی۔ جمعہ کے بعد چوالیس کی ایک اور نو کی ایک اور اطلاع ملی ہے۔ گویا ان تینوں دستوں کو ملا کر کل نوسو اڑسٹھ دوست بن جاتے ہیں جنہوں نے تحریک جدید کے وعدے کی رقوم ادا کر دی ہیں۔ دوست ان کے لئے بھی اور ان دوستوں کے لئے بھی جنہوں نے اپنے وعدے پورے تو کر دیئے ہیں لیکن ہمیں ان کی اطلاع نہیں، دعا کریں اور جن کی نیت تھی مگر ادا نہیں کر سکے ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اپنے لئے بھی دعا کریں اپنوں کے لئے بھی دعا کریں۔

ہماری بادشاہت اور حکومت اپنا ملک اور یہ قیمتی ملک پاکستان جو ہے یہ بھی اس وقت بڑی پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے اس لئے وہ جو ہمارا حقیقی بادشاہ ہے اس سے دعا کریں کہ وہ ان دنیوی بادشاہوں کی تکالیف بھی دور کرے اور یہ الناس یعنی پاکستان کے عام شہری جو ہیں جن میں سے بعض کو تو کوئی پوچھ بھی لیتا ہے اور بعض کو کوئی پوچھنے والا بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تکالیف بھی دور کرے اور سارے جھوٹے معبود اور انسان کے بنائے ہوئے بت جو ہیں وہ اس پاکستان کی سرزمین سے توڑ پھینکے جائیں اور حقیقی معنے میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش ہو۔ اور ہمارا ملک اس کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنے۔

تمہارے وہ بھائی جو غیر ممالک میں خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے اور اس کی مخلوق کی خدمت کرنے کے لئے بکھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت ان کو تنہائی کا احساس نہ ہونے دے۔ اُن کے ساتھ خدا کا عملاً ایسا سلوک ہو کہ جب وہ خود کو اکیلا محسوس کریں تو ان کے کانوں میں اپنے رب کی یہ آواز پڑے کہ تم اکیلے نہیں ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔

ہمارے کچھ مشن کام کر رہے ہیں کچھ عنقریب کام شروع کر دیں گے۔ اور میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے قرآن کریم کے تراجم اور اصل متن کی اشاعت کا بھی ایک نیا سلسلہ شروع کر رہا ہوں اور خواہش یہ ہے کہ کئی لاکھ

قرآن کریم کے نسخے

مترجم (انگریزی کے بھی اور دوسرے بھی مگر دوسرے تو اپنے وقت پر ہوں گے اس وقت انگریزی پر زور ہے یا متن پر اور یہ) دنیا میں پھیلا دیئے جائیں۔ کیونکہ یہ دراصل ایک بڑے خزانے کا کوزہ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے سارے خزانے قرآن کریم کی اس چھوٹی سی کتاب میں بند کر دیئے ہیں۔ جو شخص اس کتاب کی پیروی کرتا ہے اسے یہ خزانے مل جاتے ہیں۔

پس قرآن کریم کی اشاعت ہو اس دعا کے ساتھ اور اس نیت کے ساتھ کہ خدا کرے جس طرح ہم اس عظیم کتاب سے برکتیں حاصل کر رہے ہیں، ہمارے دوسرے انسان بھائی بھی اس عظیم کتاب سے برکتیں حاصل کرنے لگ جائیں اور صرف ہمارا ملک ہی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت دنیا ایک بڑے خطرناک عذاب کے گڑھے کے کنارے کھڑی ہے۔ اس

نہایت ہی بھیانک عذاب

سے جیسے ساری آنکھ دیکھ رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے انسان کو محفوظ رکھے اور دنیا کی اصلاح کرے۔ بجائے اس کے کہ اس پر عذاب نازل ہو دو طرح سے اس کی قدرتیں نازل ہوا کرتی ہیں۔ انبیاء کی ایسی امتیں بھی ہیں جو ساری کی ساری توبہ کے نتیجہ میں بچ گئیں اور ایسی امتیں بھی ہیں جو قریباً ساری کی ساری اپنے گناہوں پر اصرار کے نتیجہ میں تباہ کر دی گئیں۔ خدا کرے کہ آج کی انسانیت پہلی امتوں کی طرح جو ساری کی ساری بچ گئی تھیں قریباً ویسی ہی بن جائے۔ ایسا نہ ہو کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کے غضب کے تازیانے نے ساری کی ساری قوموں ہی کو ایک لحظہ کے اندر ملیا میٹ کر دیا تھا کہ گویا وہ بوسیدہ ہوں۔ یہ عذاب ان کی قسمت میں نہ ہو بلکہ اللہ تعالےٰ کی رحمت آج کے انسان کی قسمت میں ہو۔

شعبہ اطفال کی رپورٹ بھجوائیں

قائدین مجالس و ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ اپنی مجلس اطفال کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ بابت ماہ اپریل جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔ جن مجالس کے ماہانہ رپورٹ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً شعبہ اطفال کو خط لکھ کر ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

اجتماع ۱۹۷۲ء کا سرکلر جو چند ہدایات پر مشتمل ہے سب لجنات کو بھجوا دیا گیا ہے اس میں غلطی سے اجتماع کی تاریخیں ۱۸-۱۹-۲۰ لکھی گئی ہیں جو دراصل ۱۷-۱۸-۱۹ ہیں۔ تمام لجنات نوٹ کر لیں (دفتر لجنہ ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس کے متعلق

ضروری اعلان

امراء ضلع کی خدمت میں عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے ۲۳ر جولائی تا ۲۳ر اگست کا عرصہ مقرر فرمایا ہے۔ پہلا ہفتہ یعنی ۲۳ر جولائی تا ۳۰ر جولائی کو ہر ضلع میں مقامی طور پر امیر ضلع کے زیر اہتمام کلاس منعقد ہوگی جس میں ضلع کی جماعتوں کے نمائندے شریک ہونگے۔

۳۱ر جولائی سے ۲۳ر اگست تک اضلاع کے نمائندوں کی کلاس ربوہ میں ہوگی۔

مقامی ہفتہ کا پروگرام حسب ذیل ہوگا:-

(۱) سیپارہ عم کی آخری آٹھ سورتوں کا حفظ اور چھبیسویں (۲۶) پارہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ۔

(۲) آداب مجلس۔ آداب مساجد اور نماز اور روزہ کے متعلق ضروری فقہی مسائل سکھانا۔

(۳) بیات قرآنی دعائیں معہ ترجمہ یاد کرنا۔

(۴) "چالیس جواہر پارے" میں سے پہلی دس احادیث کا ترجمہ و تشریح۔

(۵) رسالہ "احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے" پڑھایا جائے۔

(۶) مندرجہ ذیل عناوین پر طلباء میں لیکچر دیئے جائیں:-

۱۔ پابندی نظام۔ ii مرکز کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کیونکر اٹھایا جا سکتا ہے۔ iii۔ مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔ iv۔ عبادت کیوں کی جائے؟

(۷) نماز عصر سے مغرب تک جماعتی کام۔ مثلاً وقار عمل مسجد کی صفائی۔ رہائش گاہ کی صفائی۔ وقف عارضی کے فارم پر کروانا وغیرہ۔

امراء ضلع نوٹ فرمائیں کہ کم از کم مڈل اور اس سے زیادہ تعلیمی معیار کے طلباء کلاس میں شامل ہو سکیں گے۔ امراء کو چاہیئے کہ اپنے حلقہ کی جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ موزوں نمائندے بھجوانے کی تحریک فرمائیں۔ نیز پندرہ ۱۵ جولائی تک نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں کہ ان کے ضلع سے کتنی تعداد میں نمائندے کلاس میں شامل ہونگے۔

ابوالعطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

اعلانات دارالقضاء

مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب ولد چوہدری باغ دین صاحب مرحوم چک نمبر ۳/۷ ۱۱ ڈاکخانہ خاص ضلع ساہیوال نے درخواست دی ہے کہ میرے والد چوہدری باغ دین صاحب فوت ہو چکے ہیں مرحوم کے نام قطعہ ۵ کا نصف محلہ دارالیمن ربوہ رقبہ دس مرلے الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں ۱۔ ظہور الدین ۲۔ نور احمد ۳۔ غلام احمد ۴۔ ناصر احمد ۵۔ خلیل احمد ۶۔ سردار بیگم ۷۔ زبیدہ بیگم ۸۔ عائشہ بیگم ۹۔ خورشید بیگم دختران باغ دین صاحب مرحوم

لہٰذا قطعہ مذکورہ کا نصف حصہ مرحوم کے مندرجہ بالا ورثاء کے نام بحصہ شرعیہ منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں یعنی مرحوم کی جگہ مرحوم کے مندرجہ بالا ورثاء کا اندراج کیا جاوے۔ اور انہیں مرحوم کے حقیقی وارثان قرار دیا جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲: مکرم ملک عبدالعظیم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ محترمہ ام الفضل صاحبہ وفات پا گئی ہیں مرحومہ کا ایک مکان محلہ دارالبرکات قطعہ نمبر ۲ رقبہ ۲۵۶ فٹ × ۱۰۰ واقع ہے۔ مکان مذکور مرحومہ کے مندرجہ ذیل بچوں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں میں اپنے حصہ سے ان بچوں کے حق میں دستبردار ہوتا ہوں ۱۔ عبدالعلیم خالد ۲۔ عبدالکلیم نعیم ۳۔ عبدالحلیم حامد ۴۔ حامدہ البشریٰ ۵۔ بشریٰ ۶۔ کرامہ۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست دعا

میرے ایک غیر از جماعت دوست مکرم بادشاہ صاحب کا لڑکا بعمر ۱۵ سال بعارضہ خرابی جگر سخت بیمار ہے اور حالت تشویشناک ہے۔ قارئین الفضل سے بچے کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام محمد حق مسلم وڈ نوشہرہ ورکاں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بددیانتی ایسی چیز ہے جو قوموں اور افراد دونوں کو تباہ کر دیتی ہے

خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں قومی تجارتی اور اخلاقی دیانت پیدا کرنے کی کوشش کرے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"بددیانتی ایسی چیز ہے جو قوموں اور افراد کو تباہ کر دیتی ہے۔ مگر جس قوم میں دیانت آجائے اسے ہر جگہ عزت حاصل ہوتی ہے اور کوئی اسے ذلیل نہیں کر سکتا۔ اسیطرح انفرادی دیانت جب کسی قوم میں پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اقتصادی طور پر بڑھتی چلی جاتی ہے مگر یہ انفرادی دیانت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تجارتی دیانت اور ایک اخلاقی دیانت۔ جن قوموں میں اخلاقی دیانت نہ ہو مگر تجارتی دیانت ہو وہ بھی نہیں گرتیں چنانچہ ہندوؤں کو ہی دیکھ لو۔ ان میں اخلاقی دیانت نہیں مگر تجارتی دیانت ہے اور اسی وجہ سے وہ تجارت میں ترقی کرتا چلا جاتا ہے یہودیوں میں بھی اخلاقی دیانت نہیں لیکن تجارتی دیانت ہے یہی وجہ ہے کہ ان کی تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اسیطرح جس قوم میں اخلاقی دیانت پیدا ہو جائے اس کا اخلاقی طور پر دوسروں کے قلوب پر سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور اس قوم کے افراد جہاں جاتے ہیں لوگ ان سے مشورہ لیتے اور ان کی باتوں پر اپنے کاموں کا انحصار رکھتے ہیں لیکن جب قوم میں قومی دیانت بھی ہو تجارتی دیانت بھی ہو اور اخلاقی دیانت بھی ہو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو اڑایا جا سکے مگر یہ ممکن نہیں کہ اس قوم کو برباد کیا جا سکے۔ ایسی قوم نہ صرف خود محفوظ ہوتی ہے بلکہ اور لوگوں کی حفاظت کا بھی موجب ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں۔ اور وہ دنیا کے لئے ایک تعویذ ہو جاتی ہے۔ پس میں خدام الاحمدیہ سے کہتا ہوں کہ یہ تینوں قسم کی دیانتیں نوجوانوں کے اندر پیدا کرو جس کا ذریعہ تمہارے پاس موجود ہے کیونکہ نوجوانوں کی باگ تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہے تم نوجوانوں میں قومی دیانت بھی پیدا کرو۔ تم نوجوانوں میں تجارتی دیانت بھی پیدا کرو اور تم نوجوانوں میں اخلاقی دیانت بھی پیدا کرو۔

تجارتی دیانت کے معنے صرف تجارت اور لین دین کے معاملات میں ہی دیانتدارانہ رویہ اختیار کرنے کے نہیں۔ بلکہ نوکری بھی اسی میں شامل ہے کیونکہ نوکر اپنا وقت دوسرے کو دیتا ہے پس جس طرح ہر تاجر کا فرض ہے کہ وہ تجارت میں دیانتداری سے کام لے اسیطرح ہر ملازم کا بھی فرض ہے کہ وہ دیانتداری کے ساتھ کام کرے دیانتدار نوکر کی ہر کوئی قدر کرتا ہے اور اسے بلا بلا کر رکھتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے متعلق ثابت ہو جائے کہ وہ دیانتداری کے ساتھ کام نہیں کرتا تو اس کی قدر دلوں سے اٹھ جاتی ہے۔

پس قومی دیانت، تجارتی دیانت اور اخلاقی دیانت اپنے اندر پیدا کرو۔ اخلاقی دیانت کے معنے یہ ہیں کہ باوجود اس کے کہ اپنے قول کی پیچ کرنے پر تم کو نقصان پہنچتا ہو اپنے قول کی پیچ کرتے ہوئے نقصان اٹھا کر بھی اپنے قول کو پورا کرو۔ اور اسے ضائع نہ ہونے دو۔"

(مشعل راہ ص ۱۲۷ تا ۱۲۹)

کاریگروں کی ضرورت

MACHINIST ---- مشینسٹ
DIEMAKERS ---- ڈائی میکرز
BENCHFITTERS ---- بینچ فٹرز

کا کام جاننے والے ملازمت کے خواہشمند احباب مقامی پریذیڈنٹوں کی سفارش سے نظارت تجارت وصنعت ربوہ میں اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ درخواستوں میں عمر، تجربہ، کم از کم مطلوبہ تنخواہ وغیرہ کے کوائف ضرور درج ہونے چاہئیں۔ نیز عام مکینیکل کام سیکھنے والے نوجوان بھی نظارت سے رابطہ قائم کریں۔

(ناظر تجارت وصنعت ربوہ)

درخواست دعا۔ میری بیوی کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (دولت محمد منڈی صادق گنج۔ ضلع بہاولنگر)

مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ایم اے کے والد ماجد اور خوشدامن صاحبہ کے جسدِ خاکی سپردِ خاک کر دیئے گئے

ربوہ ۱۳ مئی۔ محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری (آف راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر) جنہوں نے ۱۲-۱۳ مئی کی درمیانی رات ۱/۲ ۲ بجے ربوہ میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی نیز محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم مرزا غلام رسول صاحب مرحوم صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنہوں نے ۱۲ مئی کی صبح کو ۷۰ سال کی عمر میں ایبٹ آباد میں وفات پائی تھی کی نماز جنازہ آج صبح ۱/۲ ۹ بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک کی غربی جانب میں پڑھائی۔ بعد ازاں دونوں بزرگوں کی تدفین مقبرہ بہشتی ربوہ میں ہوئی اور قبریں تیار ہونے پر علی الترتیب مکرم مولانا احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی و مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب کرے آمین

مکرم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ناظر تعلیم کے والد ماجد تھے۔ وفات کے وقت ان کے پسماندگان میں ایک بیوہ چار بیٹے اور چھ بیٹیاں اور اٹھائیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ کے پسماندگان میں وفات کے وقت پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں اور [illegible] کے درمیان پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور چار پڑنواسے نواسیاں شامل ہیں۔ ان کے پانچ فرزند مکرم مرزا عبد الحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نوشہرہ مکرم مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج کوہاٹ (ریٹائرڈ) مکرم مرزا عبد اللہ جان صاحب چیئرمین انکشن ٹربیونل صوبہ سرحد مکرم مرزا مقصود احمد صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیئر شلات بلوچستان اور مکرم مرزا البشیر احمد صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج نوشہرہ ہیں اسیطرح ان کے تین داماد مکرم مرزا عبدالرحمن صاحب ممبر بورڈ بلوچستان (C.S.P.) مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ سول ہسپتال بنوں اور مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب ربوہ ہیں۔

احباب جماعت سے دعا ہے کہ دونوں مرحومین کے پسماندگان کو اللہ تعالےٰ ان کی نیکیوں کا وارث کرے۔ آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں پندرہ روزہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی انیسویں پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶ مئی تا ۹ جون ۱۹۷۲ء ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ اس کلاس کا نصاب قرآن کریم، حدیث، فقہ، قواعد عربی، عربی بول چال، مطالعہ کتب حضرت مسیح موعودؑ، عقائد جماعت احمدیہ پر مشتمل ہے۔

مرکز کے دینی ماحول میں قیام اور دینی تعلیم و تربیت کا یہ ایک عمدہ موقع ہے۔ تمام قائدین مجالس سے التماس ہے۔ کہ وہ اپنی مجلس کا کم از کم ایک ایک نمائندہ اس کلاس میں شمولیت کے لئے ضرور بھجوائیں۔ اس میں شامل ہونے والے خدام کے لئے کم از کم شرط یہ ہے کہ وہ کچھ پڑھ لکھ سکتے ہوں۔ جو طلباء امسال میٹرک کے امتحان سے فارغ ہو چکے ہیں انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس کے لئے بھجوایا جائے۔ احمدی والدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مرکزی تربیتی کلاس میں بھجوانے کے لئے قائد مقامی سے تعاون فرمائیں۔

قائدین سے گزارش ہے کہ اس کلاس میں شامل ہونے والے خدام کی قبل از وقت اطلاع مکمل کوائف کے ساتھ ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس کو جلد از جلد بھجوا دیں۔

(ناظم سالانہ مرکزی تربیتی کلاس)

آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا فائنل مقابلہ آج پونے چھ بجے شام ہوگا

مجلس صحت کے پروگرام کے تحت آل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ وڈرز کامیابی کے ساتھ جاری رہ کر آج آخری مرحلہ میں داخل ہو گیا۔ ٹی آئی کالج ڈگری ٹیم پول اے سے جیت کر اور فضل عمر کلب پول بی سے جیت کر فائنل میں پہنچ گئی۔ واضح رہے کہ ڈگری ٹیم پنجاب یونیورسٹی کی موجودہ چمپئن ہے اور فضل عمر کلب پنجاب یونیورسٹی باسکٹ بال ٹیم کے قدیم کھلاڑیوں پر مشتمل ہے۔ اس لحاظ سے آج مورخہ ۱۵ مئی بروز پیر پونے چھ بجے شام ٹی آئی کالج کی کورٹس میں منعقد ہونے والا فائنل مقابلہ بلند معیار کا ہوگا۔ شائقین بروقت تشریف لا کر کھیل سے محظوظ ہوں۔

(پبلسٹی سیکرٹری)